اچھوتوں کیلئے مختلف مذاہب میں تلاش مساوات

(از جناب بشیر احمد صاحب صدیقی حیدر آباد دکن)

میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اچھوتوں اور غیر مذاہب کے لوگوں کے شکوک رفع کرنے اور ان میں تبلیغ کی غرض سے تبلیغی مضامین لکھا کروں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد کی نظروں سے گذرنے کیلئے مختلف اسلامی جرائد میں طبع کرانے کا تہیہ کر لیا ہے چنانچہ ذیل کا مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس سے پہلے بھی آپ ان ہی کالموں میں میرا مضمون "اچھوتوں کیلئے پیغام عمل" ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور جس کے پسندیدہ نظروں سے دیکھنے اور میری زبانی و تحریری حوصلہ افزائی فرمانے کا میں حد درجہ مشکور ہوں۔

دنیا کا ہر ایک انسان خواہ وہ کیسا ہی ہو چاہے گورا ہو یا کالا امیر ہو یا کہ غریب خدا ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ لیکن نیرنگی زمانہ نے پانسہ پلٹا اور چھوٹے بڑے اور گورے و کالے کا سوال پیدا ہوا۔ غریب اور مظلوم انسان نیچ ذات کے قرار دیئے گئے۔ اور مالدار آدمی ان پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگے اور ان کے خواب پورے بھی ہوئے۔ اب جبکہ زمانہ ایک نئے دور سے گزر رہا ہے غریب و مظلوم نیچ قوم نے بھی کروٹ لی۔ اور اسے اپنے حقوق کی پامالی کا احساس ہوا۔ اور اس مظلوم قوم نے ہندوؤں کی بے التفاتی دیکھکر اپنے ہندو دہرم سے الگ ہونے کے ارادہ کا اعلان بھی کر دیا۔ بس اب کیا تھا دنیا کے ہر مذہب کے مبلغ ان بیکسوں کو اپنی پناہ میں لے لینے اور غلامی سے نجات دلانے کی غرض سے سینکڑوں جتن کرنے لگے اور ڈورے ڈالے کہ یہ غریب قوم بھی ان میں شامل ہو جائے گو کہ اچھوت مظلوم ہیں بیکس و بے سہارا ہیں لیکن ان کی عقلیں تو نہیں ماری گئی ہیں انھوں نے سوچ سمجھکر تبدیل مذہب کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ یہ مسئلہ ایک آدھ آدمی کے تبدیل مذہب کا نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی ایک چوتھائی آبادی کے تبدیل مذہب کا ہے اور اچھوت لیڈر ابھی تک اس پر برابر غور کر رہے ہیں۔ اچھوتوں کے پیش نظر اسوقت صرف چار مذہب ہیں۔ عیسائیت، سکھزم، آریہ سماج اور اسلام۔

ان مذاہب کے پیروؤں کا دعویٰ ہے کہ ان مذاہب میں کامل مساوات ہے۔ اس لئے میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان چاروں مذاہب کی مساوات کا مختصر سا خاکہ اپنے اچھوت بھائیوں کے سامنے پیش کروں اور وہ خود فیصلہ کریں کہ کونسا مذہب مساوات کا حامل ہے۔ اور سب سے پہلے میں دنیا کی سب سے بڑی قوم کی مساوات کا حال لکھتا ہوں جس نے اپنی حکمت عملی سے دنیا کے ⅓ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جس کی وسیع مملکت میں آفتاب عالمتاب غروب ہونیکا نام نہیں لیتا۔

عیسائی مبلغ کروڑوں روپیہ دین مسیحی کی تبلیغ میں صرف کرتے ہیں اور دعوے سے کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب مساوات کا حامل ہے لیکن خود ان کی مذہبی کتاب "انجیل متی" باب ۷ آیت ۶ میں لکھا ہے کہ

"اپنی پاک چیزیں کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو"۔ یہاں پر سوائے بنی اسرائیل کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو کتوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل تو یسوع مسیح علیہ السلام کی اولاد ہیں اور دوسرے لوگ شدر اور کتوں کے مانند ہیں۔ ایک دیسی عیسائی کو ایک یوروپین عیسائی کے گرجا میں جاکر نماز ادا کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اور ان میں بھی گورے اور کالے کا فرق ہے۔ کیا اسی مساوات کی بنا پر عیسائی مذہب غریب اچھوتوں کو اپنے میں جذب کر سکے گا۔ کیا یہی مساوات اچھوتوں کو اپنی پناہ میں لے لینے کیلئے تیار ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

سکھزم کے پیرو بڑے فخر سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ مساوات کسی مذہب میں اگر ہے تو وہ صرف سکھزم ہی ہے اگر میں سکھزم کی مساوات کی مثال میں لاہور کے گرد و نواح کا ایک واقعہ پیش کروں گا تو ناظرین پر سکھزم کی مساوات کا حال اچھی طرح کھل جائیگا۔

ایک اسٹیشن ماسٹر صاحب سکھ تھے۔ اتفاق سے مسافروں کو پانی پلانے کی غرض سے ایک آسامی خالی ہوئی۔ چنانچہ ایک اچھوت سکھ نے درخواست کی اور مذہبی حمیت کو پیش نظر رکھ کر اس بیچارہ کی درخواست کو شرف منظوری بخشا۔ خیر جب نام وذات وغیرہ قلمبند کرنے لگے تو درخواست گزارنے اپنے آپ کو ایک اچھوت سکھ بتایا۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب نے مذہبی حمیت ومیت کو تو بالائے طاق چھوڑا اور اس کو اپنے پاس سے ہٹا دیا اور جاکر افسر بالا سے شکایت کی کہ اس اچھوت سکھ کے ہاتھ سے پانی پی کر کوئی ہندو اور سکھ اپنی ذات قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور اس مظلوم اچھوت سکھ کو علیحدہ کر دیا گیا۔ سکھزم کی مساوات اور حمیتِ مذہبی کا حال مختصراً آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا۔ اب مساوات کے گیت الاپنے والے اور کعبہ شریف پر (نعوذ باللہ) اوم کا جھنڈا اڑانے کے خواہشمند حضرات کی مساوات کا حال پیش کیا جاتا ہے۔

آریہ سماج کے بانی مبانی سوامی دیانندجی مہاراج اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں دنیا کے مختلف مذاہب کے خلاف تو بہت کچھ خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ اور مساوات کے متعلق بہت کچھ زہر اگلا ہے لیکن آریہ سماجی مساوات ملاحظہ فرمائیے: "آریوں کے گھر میں شودر کھانا پکانا وغیرہ کا کام کریں۔ لیکن جب کھانا پکادیں تب منھ کو کپڑے سے باندھ لیں تاکہ ان کے منہ سے چھوٹا اور نکلا ہوا سانس کھانے میں نہ پڑنے پائے (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش دسواں سمولاس) ایک اور جگہ سرسوتی دیانندجی مہاراج فرماتے ہیں "برہمن وغیرہ اعلیٰ جاتی کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور چنڈال، نیچ بھنگی، چمار وغیرہ کے ہاتھ کا نہیں کھانا چاہیئے"۔

خوب مساوات ملی بیچارے نیچ ذات والوں کو کہ منہ کو کپڑا باندھ لیں دم گھٹ جائے تو سیدھے بیکنٹھ کو سدھاریں۔ اور پھر کبھی مساوات کا نام نہ لیں۔ اور یہ مساوات بھی خوب رہی کہ سب کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاؤ مگر نہ کھاؤ تو بیچارے اچھوتوں کے ہی ہاتھ کا۔ مہاراج جی نے مساوات کے پردے میں دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ لیکن کدھر ایک پنڈت جی اور کہاں ساری دنیا۔ آخر دنیا پر روز روشن کی طرح آریہ سماجی مساوات کا حال بھی منکشف سی ہو گیا۔

اب لگے ہاتھوں ذرا فرزندان توحید کی مساوات کا بھی کچھ حال سن لیجئے۔
اگر دنیا میں کسی مذہب کے کسی شخص کو جذب کرنے کی صلاحیت ہے تو وہ صرف اسلام ہی میں ہے۔ اسلام میں چھوٹے بڑے، گورے کالے اور مالدار و مفلس کا کوئی سوال نہیں ہے بلکہ سب فرزندان توحید بالکل برابر ہیں۔ یہاں نیچ اونچ کی تمیز ذات و پیشہ پر نہیں بلکہ تقویٰ اور ایمان پر ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (پ ۲۶ س حجرات ع ۲) لوگو ہم نے سب کو سلسلۂ انسانی کی ایک ہی کڑی، مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ ہم نے تم کو مختلف جماعتوں اور گروہوں میں اس لئے نہیں بنایا کہ تم ایک دوسرے سے اپنی رسمی اور فرضی تفریقات کی بنا پر جدا ہو جاؤ۔ بلکہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان کر رشتۂ اخوت و محبت قائم کرو۔ اور ایمان و عمل صالح کے ذریعہ عزت دار بننے کی کوشش کرو۔ اس لئے کہ اللہ کے نزدیک تو وہی عزت دار اور شریف ہے جو اللہ کی نافرمانیوں اور گناہوں سے مجتنب رہے۔ اس کے نزدیک ذات و قوم کا سوال نہیں۔ وہ ہر شخص کے ظاہر و باطن حالات کو اچھی طرح جانتا اور دیکھتا ہے۔" اسی سورہ میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سب ایماندار آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ آج ان نومسلموں کو بھی جن کو اچھوت کہا جاتا ہے۔ مسجدوں میں جلسوں میں غرض کہ جہاں جائیں ہر جگہ مساوات کامل حاصل ہے۔ پس ہر شخص کو اگر مساوات کا انمول موتی حاصل ہو سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی کے ذریعہ سے۔ نہ افغانی مسلمانوں کی مسجد الگ ہے نہ ہندوستانی مسلمانوں کی بلکہ ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس مسجد میں چاہے اپنے مالک حقیقی کے آگے سر تسلیم خم کرے۔

اسلام کا دروازہ تمام اقوام عالم کے لئے کھلا ہوا ہے۔ چشمۂ فیض محمدی سب کے لئے جاری ہے۔ اچھوتوں کو مساوات کامل صرف اسلام میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب ان کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر ان کو در مقصود (مساوات) کی تلاش ہے تو آغوش اسلام ان کے دامن کو بھر سکتا ہے۔ اچھوت لیڈروں کے قرائن سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ ضرور مشرف بہ اسلام ہونگے۔ خداوند بزرگ و برتر انھیں توفیق عنایت فرمائے کہ وہ اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں۔ آمین۔

علم اور تصوف

(از جناب محمد علی صاحب قریشی مدرسہ لطیفیہ علی گڈھ)

نیک نامی کی حدیں ختم جہاں ہوتی ہیں ✣ ابتدا کی ہے وہیں سے مری رسوائی نے

ہمارے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو علم کی تحصیل کی بے حد ترغیب دی ہے مختلف عنوانوں سے اس کی